© rasailojaraid.com

یتیم پوتے کا حقِ وراثت
مؤلف: سیّد غلام احمد رضوی
ناشر: مرکزی انجمن خدام القرآن۔ لاہور
ضخامت: ۱۲۰ صفحات
قیمت مجلد ۵/ روپے

منکرین حدیث ملت کی فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مختلف اشتغلے اٹھاتے رہے ہیں۔ کبھی نماز کے متعلق، کبھی حج اور قربانی کے متعلق، کبھی زکوٰۃ کے متعلق، کبھی ذبح کے متعلق (ایک صاحب نے بروئے قرآن مچھلی کو ذبح کرنا لازم قرار دیا تھا) پھر اجتماعی اُمور کے متعلق، مثلاً خدا اور رسولؐ سے مراد وقت کا حاکم یعنی "مرکزِ ملت" ہے وغیرہ۔ اسی گرما گرمی میں انہوں نے یتیم پوتے کی وراثت کی بحث اٹھائی جو خاصے حلقوں میں مغالطہ انگیزی کا باعث ہوئی۔ ایسے جدیّت مآب حلقوں کے زیرِ اثر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے سامنے ۱۹۵۳ء میں چوہدری محمد اقبال چیمہ نے ایک مسودۂ قانون پیش کیا جس کا مقصد یتیم پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو دادا کی میراث میں سے چچاؤں اور تایوں کے برابر حصہ دلوانا تھا۔ اس مسودۂ قانون کے خلاف متعدد مقالات شائع ہوئے۔ از انجملہ ایک مقالہ مولانا مودودی کے معاونِ خصوصی ملک غلام علی صاحب کے قلم سے سامنے آیا۔ ایک راقم الحروف نے لکھا، اور ایک سیّد غلام احمد رضوی ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے تحریر کیا۔

رضوی صاحب نے پہلا مقالہ دسمبر ۱۹۵۳ء میں شائع کرایا۔ پھر ان کا ایک مضمون مارچ ۱۹۵۴ء میں چٹان کے صفحات پر شائع ہوا۔ پھر ایک ضمنی بحث پر انہوں نے الگ استدراک لکھا۔ انہی مضامین کا مجموعہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

اس کتاب میں مثالیں دیتے ہوتے زید، بکر، عمر، کے ناموں کا جو استعمال کیا گیا ہے، وہ اپنے اندر ایک غلط پہلو رکھتا ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

واضح رہے کہ ۱۹۵۳ء میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے تو معاملہ گول مول کر دیا۔ مگر دورِ ایوبی میں جو عائلی قانون ۱۹۶۱ء جاری کیا گیا۔ اس میں نظامِ وراثت میں وہی تبدیلی کی گئی ہے جس کے خلاف سیّد غلام احمد رضوی اور دوسرے اصحاب نے آواز اٹھائی تھی۔ اب جبکہ سنجیدگی سے اسلامی قوانین و احکام کا اجرا پیشِ نظر ہے۔ نہ صرف وراثت کے موضوع پر، بلکہ دوسرے مسائل پر بھی گہرے تفکر سے نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ یہ پمفلٹ وجہِ تحریک ہوگا۔

© rasailojaraid.com